اللہ
اور اس کے
نافرمان

مؤلفین

محمد اسلم گِل
میجر (ریٹائرڈ)

محمد رفیق احمد میمنؔ
صدر: اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی

ناشر

اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ٹنڈو جہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

www.star.edu.pk

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

ترجمہ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے پاکیزہ اور برکت والی ہے، جیسی ہمارا ربّ چاہتا اور پسند کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

ترجمہ

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے

پس تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو تیری شان کے مناسب ہے

اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہے

بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت طلب کی جائے

دُرود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی
اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی
اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمہید

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور قیامت تک دُرود وسلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل واولاد پر اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ اِن کا اتباع کرنے والے ہیں۔

الحمدللہ! اللہ جل شانہٗ کی ذاتِ عالی بڑی رحیم وکریم اور ہر عیب سے پاک ذات ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ساری کائنات کا خالق ومالک ہے، اُسی نے مخلوقات میں انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اپنی بندگی کے لئے پیدا فرمایا۔ اللہ پاک اپنے نافرمانوں سے بھی ایسی محبت کرتا ہے کہ اُن کی مائیں بھی اُن سے ایسی محبت نہیں کرتی ہوں گی۔ قارون..... اللہ تبارک وتعالیٰ کا نافرمان تھا، حتیٰ کہ اُس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگائی، جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قارون کے لئے بد عا کی اور زمین نے قارون کو پکڑا تو وہ کہنے لگا،!

''اے موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)! مجھے معاف کردیں، میری توبہ''۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا!.....اور پکڑو۔

پھر قارون نے کہا!.....مجھے معاف کردیں، میری توبہ۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا!اور پکڑو۔

یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا۔

قربان جائیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذاتِ عالی کے.....اُس کی محبت کے کیا کہنے.....اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا!

اے موسیٰ! اُس (قارون) نے تمہاری اتنی منتیں کیں، مگر تو نے معاف نہ کیا.....مجھے میری عزت کی قسم! وہ مجھ سے ایک دفعہ بھی معافی مانگتا تو میں اُسے معاف کردیتا"۔

اللہ جل شانہٗ اپنے بندوں سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ ایسے لوگ جو اللہ تبارک وتعالیٰ پر ایمان نہیں لائے.....وہ لوگ جو اُس نے نافرمان ہیں.....اِن سب سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے، کیونکہ وہی سب کا خالق ہے، وہی سب کا مالک ہے، وہی سب کا رازق ہے اور وہی سب کا حقیقی معبود ہے۔

اللہ ﷻ نے حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا!

اے داؤد! اگر میرے نافرمانوں کو پتہ چل جائے کہ میں اُن سے کتنی محبت کرتا ہوں تو اِس بات کو سُن کر اُن پر ایسا وجد

طاری ہو کہ اُن کے جوڑ (جسموں سے) جدا ہو جائیں.....

اے داؤد! جب نافرمانوں سے ایسی محبت ہے تو تُو بتا

فرمانبرداروں سے میری محبت کیسی ہوگی؟

(بحوالہ: عبرت انگیز بیانات)

اللہ تعالیٰ شانہٗ کے نافرمان .....وہ لوگ جو اللہ پاک کو بھول کر زندگی گزار رہے ہیں، اللہ پاک ایسا رحیم و کریم ہے کہ اِس کے باوجود اُن کا رزق بند نہیں کرتے، اللہ پاک اُنہیں بھی پال رہے ہیں اور اُن کے بچوں کو بھی پال رہے ہیں اور اُن کی ساری ضروریات پوری فرما رہے ہیں۔اللہ پاک بار بار موقع دیتے ہیں اور اِس ٹوہ میں رہتے ہیں کہ میرا بندہ میری طرف رجوع کر لے..... لیکن جب انسان بغاوت پر آجاتا ہے اور اللہ جل جلالہٗ جو کہ احکم الحاکمین ہے اور ساری کائنات کا حقیقی بادشاہ ہے، انسان جب اُس ربّ العالمین کی نافرمانی سے باز نہیں آتا تو تب ایسا نافرمان (انسان) اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچ نہیں سکتا۔

اللہ جل شانہٗ کا ایک قانون ہے کہ کافر کو بھی کھلاتا ہے، نافرمان کو بھی کھلاتا ہے اور اُن کے لئے اللہ تعالیٰ کا خود اعلان ہے:

وَذَرْنِیْ وَالْمُکَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا o

(المزّمل: ۱۱)

ترجمہ: اور مجھ کو اور اِن جھٹلانے والوں نازونعمت میں رہنے والوں کو چھوڑ دو

اور اُن لوگوں کو تھوڑے دنوں اور مہلت دے دو۔

اللہ جل جلالہٗ نے کافروں اور اپنے نافرمانوں کو مہلت دے رکھی ہے کہ وہ کھالیں، پی لیں .... اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ مسلمان ایمان ہی چھوڑ جائیں گے تو اللہ جل شانہٗ ان کافروں کے گھر سونے کے بنا دیتا، سیڑھیاں سونے اور چاندی کی، دروازے سونے اور چاندی کے، مٹی کا فرش نہیں، بلکہ اُن کے لئے سونے اور چاندی کی ٹائلیں لگواتا اور سونے کی دیواریں کھڑی کرتا، چاندی اور سونے کی چھتیں بناتا، چاندی اور سونے کی اُن کے لئے چارپائیاں اور مسہریاں بناتا...... اسی طرح حدیث پاک کے مفہوم کے مطابق یہ ہے کہ ان کے جسم لوہے کے بناتا، یعنی نہ بوڑھے ہوتے، نہ بیمار ہوتے، نہ کمزور ہوتے، ایسے طاقتور رہتے، اس طرح اُن کو دُنیا دیتا۔

اللہ جل شانہٗ چاہتے ہیں کہ میرے نافرمان میری طرف رجوع کرلیں، کیونکہ یہ دُنیا آزمائش کی جگہ ہے، لیکن جب موت کا وقت آجاتا ہے تو پھر توبہ کے دروازے بھی بند ہوجاتے ہیں۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اللہ جل جلالہٗ ملک الموت سے فرماتے ہیں کہ میرے (فلاں) دُشمن کے پاس جاؤ اور اُس کی جان نکال لاؤ، میں نے اُس پر ہر قسم کی فراخی رکھی، اپنی نعمتیں (دُنیا میں چاروں طرف سے) اُس کو دیں، مگر وہ میری نافرمانی سے باز نہیں آیا۔ لاؤ، آج اُس کو سزا دوں۔ ملک الموت نہایت تکلیف دہ صورت میں اُس کے پاس آتے ہیں، اس صورت سے کہ بارہ آنکھیں اِن میں ہوتی ہیں، اُن کے پاس ایک گُرز (لوہے کا ڈنڈا) جو جہنم کی آگ کا بنا ہوا ہوتا

ہے، جس میں کانٹے ہوتے ہیں، ان کے ساتھ پانچ سو فرشتے جن کے ساتھ تانبہ کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے اور ہاتھوں میں جہنم کی آگ کے بڑے بڑے انگارے اور آگ کے کوڑے ہوتے ہیں، جو دہکتے ہوئے ہوتے ہیں۔ ملک الموت آتے ہی وہ گرز اُس پر مارتے ہیں، جس کے کانٹے اُس کے ہر رگ و پے میں گھس جاتے ہیں، پھر وہ اس کو کھینچتے ہیں اور باقی فرشتے ان کوڑوں سے اُس کے منہ کو اور سرین کو مارنا شروع کر دیتے ہیں، جس سے وہ مردہ غش کھانے لگتا ہے۔ وہ اس کی روح کو پاؤں کی اُنگلیوں سے نکال کر ایڑی میں روک دیتے ہیں اور پٹائی کرتے رہتے ہیں، پھر ایڑی سے نکال کر گھٹنوں میں روک دیتے ہیں، پھر وہاں سے نکال کر (اور جگہ جگہ اس لئے روکتے ہیں تا کہ دیر تک تکلیف پہنچائی جائے)، پھر پیٹ میں روک دیتے ہیں، پھر وہاں سے کھینچ کر سینے میں روک دیتے ہیں، پھر فرشتے اس تانبے کو اور جہنم کے انگاروں کو اس کی ٹھوری کے نیچے رکھ دیتے ہیں اور ملک الموت علیہ السلام کہتے ہیں کہ اے ملعون روح نکل اور اس جہنم کی طرف چل، جس کی صفت (قرآن پاک کی سورہ واقعہ کی آیت)

فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِیْمٍ

میں ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ لوگ آگ میں ہوں گے اور کھولتے ہوئے پانی میں اور سیاہ دھویں کے سایہ میں جو نہ ٹھنڈا ہو، نہ فرحت بخش ہوگا (بلکہ نہایت تکلیف دینے والا ہوگا)، پھر جب اُس کی روح بدن سے رخصت ہوتی ہے تو وہ بدن سے کہتی ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ تجھے بُرا بدلہ دے، تُو مجھے اللہ کی نافرمانی میں جلدی سے لے جاتا تھا اور

اور اُس کی اطاعت میں سستی کرتا تھا، تُو خود بھی ہلاک ہوا اور مجھے بھی ہلاک کیا اور یہی مضمون بدن رُوح سے کہتا ہے اور زمین کے وہ حصے جن پر وہ گناہ (اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں) کیا کرتا تھا، اس پر لعنت کرتے ہیں اور شیطان کے لشکر دوڑے ہوئے اپنے سردار ابلیس کے پاس جا کر خوش خبری سناتے ہیں کہ ایک آدمی کو جہنم تک پہنچا دیا۔ پھر جب وہ قبر میں رکھا جاتا ہے تو زمین اس پر اتنی تنگ ہوجاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں، پھر اُس پر کالے سانپ مسلط ہوجاتے ہیں، جو اُس کی ناک اور پاؤں کے انگوٹھے سے کاٹنا شروع کرتے ہیں، یہاں تک کہ درمیان میں دونوں جانب کے سانپ آکر مل جاتے ہیں۔ پھر اس کے پاس دو فرشتے (منکر نکیر) آتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں:

- تیرا ربّ کون ہے؟
- تیرا دین کیا ہے؟
- تیرے نبی کون ہیں؟

وہ ہر سوال کے جواب میں لاعلمی ظاہر کرتا ہے اور اس کے جواب پر اُس کو گرز سے اس قدر زور سے مارتے ہیں کہ اس گُرز کی چنگاریاں قبر میں پھیل جاتی ہیں۔ اس کے بعد اُس کو کہتے ہیں کہ اوپر دیکھ:

وہ اوپر کی جانب جنت کا دروازہ کھلا ہوا دیکھتا ہے (اس کی باغ و بہار وہاں سے نظر آتی ہے)۔

وہ فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ اللہ کے دُشمن اگر تو اللہ تعالیٰ شانہٗ کی

اطاعت کرتا تو یہ تیرا ٹھکانہ ہوتا۔ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اس کو اس وقت ایسی حسرت ہوتی ہے کہ ایسی حسرت کبھی نہ ہوگی، پھر دوزخ کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور وہ فرشتے کہتے ہیں کہ اللہ کے دُشمن اب تیرا یہ ٹھکانا ہے اس لئے کہ تو نے حق تعالیٰ شانہٗ کی نافرمانی کی۔

اس کے بعد ستتر دروازے جہنم کے اس کی قبر میں کھول دیئے جاتے ہیں، جن میں سے قیامت تک گرم ہوائیں اور دھواں وغیرہ آتا رہتا ہے۔

(بحوالہ: فضائل صدقات، حصہ دوم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ گناہگاروں کے لئے اہل قبور سے ہلاکت ہے کہ اُن کے اوپر کالے سانپ مسلط کر دیئے جاتے ہیں، ایک پاؤں کی جانب سے، دوسرا سر کی جانب سے اور وہ کاٹتے ہوئے چلے جاتے ہیں، یہاں تک کہ درمیان میں آ کر دونوں مل جاتے ہیں۔ (بحوالہ: فضائل صدقات، حصہ دوم)

اللہ جل شانہٗ سے دُعا ہے کہ وہ پاک ذاتِ عالی ساری امت مسلمہ کو اپنی اور اپنے لاڈلے حبیب ﷺ کی کامل اتباع کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی نافرمانی، اپنی ناراضگی، اپنے غصے اور اپنے عذاب سے حفاظت میں رکھے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین یا ربّ العالمین..... بجاہِ رحمۃ للعالمین ﷺ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰالَمِیْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ